25

اصحاب سبت
کے حالات

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۲۵

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت اوریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکرّیا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ و عجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفیق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَ نَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَيَعۡقُوۡبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ ﴿٧٢﴾ وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَٮِٕمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ
الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ۙ﴿٧٣﴾ وَلُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا وَّ
نَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓٮِٕثَ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِيۡنَ ۙ﴿٧٤﴾ وَاَدۡخَلۡنٰهُ فِىۡ
رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٧٥﴾ وَ نُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّيۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗ
مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ﴿٧٦﴾ وَ نَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ
فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿٧٧﴾ وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ فِى الۡحَـرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِيۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِيۡنَ ۙ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيۡنَا حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ۫ وَّسَخَّرۡنَا مَعَ
دَاوٗدَ الۡجِبَالَ يُسَبِّحۡنَ وَالطَّيۡرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمۡنٰهُ صَنۡعَةَ لَبُوۡسٍ لَّكُمۡ لِتُحۡصِنَكُمۡ
مِّنۡۢ بَاۡسِكُمۡ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ شٰكِرُوۡنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ عَاصِفَةً تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖۤ اِلَى الۡاَرۡضِ
الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىۡءٍ عٰلِمِيۡنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيۡنِ مَنۡ يَّغُوۡصُوۡنَ لَهٗ وَيَعۡمَلُوۡنَ
عَمَلًا دُوۡنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمۡ حٰفِظِيۡنَ ۙ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوۡبَ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ
الرّٰحِمِيۡنَ ۖۚ﴿٨٣﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَكَشَفۡنَا مَا بِهٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّاٰتَيۡنٰهُ اَهۡلَهٗ وَمِثۡلَهُمۡ مَّعَهُمۡ رَحۡمَةً مِّنۡ
عِنۡدِنَا وَذِكۡرٰى لِلۡعٰبِدِيۡنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِدۡرِيۡسَ وَذَا الۡكِفۡلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيۡنَ ۖۚ﴿٨٥﴾ وَ
اَدۡخَلۡنٰهُمۡ فِىۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ
نَّـقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۖۚ﴿٨٧﴾
فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ ۖۚ﴿٨٩﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبۡنَا لَهٗ يَحۡيٰى وَاَصۡلَحۡنَا لَهٗ
زَوۡجَهٗ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَيَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوۡا لَنَا خٰشِعِيۡنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِىۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰهَا وَابۡنَهَاۤ اٰيَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰة دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تا کہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پا سکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو ان کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

اصحاب سَبت کے حالات

خداوند عالم نے فرمایا ہے "تم کوان لوگوں کا حال معلوم ہوا جنہوں نے تمہیں میں سے روز شنبہ کے بارے میں حد سے تجاوز کیا اور خدا کی نافرمانی کی کہ سنیچر کے روز مچھلی کا شکار کیا تو میں نے اُن کو کہا ذلیل اور رحمت خدا سے دور نافرمانو بندر بن جاؤ۔ اور ہم نے اُس عذاب کو اُن کے اور بعد کے زمانہ والوں کے لئے ایک زجر کرنے والی عقوبت بنائی اور متقین کے واسطے نصیحت قرار دی۔" حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ خدا نے یہودیوں کو حکم دیا کہ روز جمعہ دُنیا کے کاموں کو ترک کر دیا کرو۔ انہوں نے قبول نہ کیا بلکہ بجائے جمعہ روز شنبہ کو اختیار کیا (اور سنیچر کے روز دُنیا کے کاموں میں مشغول نہ ہوتے تھے) اس سبب سے خدا نے ان پر روز شنبہ شکار کو حرام کر دیا تھا۔ دوسری روایت میں کہ خدا نے اصحاب سَبت کو اس قدر مہلت دی کہ وہ کثرت سے بڑھ گئے اور بہت مال و دولت والے ہو گئے اور کہنے لگے کہ روز شنبہ کو شکار ہمارے لئے حلال ہے۔ ہم سے پہلے والوں کے لئے حرام تھا۔ اس لئے کہ جب سے ہم روز شنبہ شکار کرنے لگے ہیں ہم میں نعمت و مال و دولت کی کثرت ہو گئی اور صحت و تندرستی بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ غرض ایک رات جبکہ وہ لوگ غفلت میں (پڑے سو رہے) تھے خدا نے ان کی گرفت کی (اور عذاب میں مبتلا کیا)۔ ایک اور حدیث معتبر میں فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو

ترجمہ، اور ان سے عہد لینے کو ہم نے ان پر کوہ طور اٹھا کھڑا کیا اور انہیں حکم دیا کہ (شہر کے) دروازے میں (داخل ہونا تو) سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور یہ بھی حکم دیا کہ ہفتے کے دن (مچھلیاں پکڑنے) میں تجاویز (یعنی حکم کے خلاف) نہ کرنا۔ غرض ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا ﴿۱۵۴﴾ (لیکن انہوں نے عہد کو توڑ ڈالا) تو ان کے عہد توڑ دینے اور خدا کی آیتوں سے کفر کرنے اور انبیاء کو ناحق مار ڈالنے اور یہ کہنے کے سبب کہ ہمارے دلوں پر پردے (پڑے ہوئے) ہیں۔ (خدا نے ان کو مردود کر دیا اور ان کے دلوں پر پردے نہیں ہیں) بلکہ ان کے کفر کے سبب خدا نے ان پر مہر کر دی ہے تو یہ کم ہی ایمان لاتے ہیں ﴿۱۵۵﴾ سورۃ النساء

مسخ کیا وہ دریا میں پھینک دیئے گئے اور جری اور مارماہی اور دریا کے تمام مسخ شدہ حیوانات انہی میں سے ہیں اور کچھ لوگ صحرا میں ہنکا دیئے گئے جو سور، بندر، دراسو اور سوسمار اور جنگلی تمام مسخ شدہ حیوانات ان میں سے ہیں۔

بعضوں نے کہا ہے کہ ان کا مسخ ہونا عبرت قرار دیا گیا۔ اُن شہروں کے لئے جو ان کے شہر کے سامنے اور پیچھے تھے اور بعض کا قول ہے وہ ایک عقوبت تھی اُن کاموں کی جو شکار ماہی سے قبل اور بعد وہ لوگ عمل میں لائے۔ اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ (مسخ ہونا) عبرت ہے ان لوگوں کے لئے جو ان کے زمانے میں تھے اور ان کے لئے جو بعد اُن کے پیدا ہوئے اور انہوں نے ان کے قصّے کو سُنا جس طرح ہم ان کے واقعات سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ روایت ہے کہ وہ لوگ بنی اسرائیل میں سے تھے اور دریا سے قریب ایک شہر میں آباد تھے اور دریا کی مدد جزر کی وجہ سے پانی شہر میں اور ان کے کھیتوں میں داخل ہو جاتا اور مچھلیاں ان کے کھیتوں کے آخری حصّہ تک روز شنبہ کو آجاتی تھیں۔ روز یکشنبہ کو نہیں آتی تھیں۔ وہ لوگ سنیچر کو اپنی نہروں میں جال لگا دیتے۔ جب پانی کم ہو جاتا مچھلیاں جالوں اور نہروں میں رہ جاتیں۔ تو وہ مچھلیوں کو اتوار کے روز پکڑ لیتے۔ ان کے عالموں نے ان کو ہر چند نصیحت کی اور اس حرکت سے باز رکھنے کی کوشش کی مگر وہ نہ مانے آخر وہ سب مسخ ہو کر سور اور بندر بن گئے۔ اور روز شنبہ کو مچھلی کا شکار ان کے لئے اس وجہ سے حرام کر دیا گیا تھا کہ تمام مسلمانوں اور غیروں کی عید روز جمعہ کو ہوتی تھی۔ یہودیوں نے اس کی مخالفت کی اور سنیچر کو اپنی عید قرار دی تو خدا نے اُن پر روز شنبہ مچھلی کا شکار حرام کر دیا اور (اس کی مخالفت کی وجہ سے) وہ سب مسخ ہو کر سوّر اور بندر بن گئے۔

ترجمہ، اور تم ان لوگوں کو خوب جانتے ہوں، جو تم میں سے ہفتے کے دن (مچھلی کا شکار کرنے) میں حد سے تجاوز کر گئے تھے، تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل وخوار بندر ہو جاؤ ﴿٦٥﴾ اور اس قصے کو اس وقت کے لوگوں کے لیے اور جو ان کے بعد آنے والے تھے عبرت اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت بنا دیا ﴿٦٦﴾

ایک روایت امام زین العادینؑ سے منقول ہے کہ یہ وہ جماعت تھی جو دریا کے کنارے رہتی تھی اور اُس کے رسولوں نے ان کو روز شنبہ (سنیچر) کو مچھلی کا شکار کرنے سے منع کیا تھا لہذا انہوں نے ایک حیلہ بنایا جس سے جو خدا نے حرام کیا ہے اُسے حلال کریں اور (وہ یہ کہ) انہوں نے دریا کے قریب حوض بنائے اور دریا سے حوض تک نالیاں اور گڑھے تیار کئے تاکہ حوض میں مچھلیاں آکر واپس نہ جا سکیں اور ہفتہ کے روز جب مچھلیاں امان الٰہی میں آجاتی تھیں اور نالیوں اور رسوراخوں کے ذریعے اُن کے حوضوں اور تالابوں میں داخل ہو جاتی تھیں اور شام کے وقت چاہتیں کہ دریا میں واپس چلی جائیں اور شکاریوں کے شر سے محفوظ ہو جائیں تو نہیں جاسکتی تھیں اور رات کو اُنہیں حوضوں میں قید ہو جاتی تھیں اور ہاتھوں سے بآسانی پکڑی جاسکتی تھیں۔ اُس گروہ کے لوگ اتوار کو جاکر ان مچھلیوں کو پکڑ لیتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے سنیچر کو تو شکار کیا نہیں بلکہ اتوار کو شکار کیا ہے اور دشمنان خدا یہ جھوٹ بولتے تھے بلکہ اسی حیلے اور بہانے سے جو روز شنبہ کیا کرتے تھے وہ مچھلیوں کا شکار کرتے رہے اور اسی حال پر مدتوں قائم رہے یہاں تک کہ وہ بہت مالدار ہو گئے اور فارغ البالی کے سبب عیاشی بہت کرنے لگے اور عیش و عشرت سے رہنے لگے۔ وہ سب کے سب اسی ہزار اشخاص تھے اُن میں ایک ہزار آدمی اس طرح شکار کیا کرتے اور باقی لوگ اُن کی اس حرکت کو پسند نہ کرتے تھے جیسا کہ خداوند عالم نے قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے۔ "اے محمدؐ، اُن سے (یہودیوں سے) دریافت کرو اُس شہر کا حال جو دریا کے کنارے تھا۔ جبکہ وہ خدا کے حکم سے انحراف کر کے روز شنبہ شکار کے لئے جاتے تھے۔ جب روز ہفتہ اُن کی طرف مچھلیاں آتی تھیں بہت زیادہ تعداد میں اُن کے سر باہر نکلے ہوتے تھے اور

ترجمہ، اور ان سے اس گاؤں کا حال تو پوچھو جب لب دریا واقع تھا۔ جب یہ لوگ ہفتے کے دن کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے لگے (یعنی) اس وقت کہ ان کے ہفتے کے دن مچھلیاں ان کے سامنے پانی کے اوپر آتیں اور جب ہفتے کا دن نہ ہوتا تو نہ آتیں۔ اسی طرح ہم ان لوگوں کو ان کی نافرمانیوں کے سبب آزمائش میں ڈالنے لگے ﴿۱۶۳﴾ سورۃ الاعراف

دوسرے روز یعنی یکشنبہ کو نہیں آتی تھیں۔ اس طرح ہم نے اُن کی بداعمالی کا امتحان لیا۔ اور یاد کرو اُس وقت کو جبکہ اُن میں سے ایک گروہ نے کہا کہ ایسے لوگوں کو کیا نصیحت کرتے ہو جن کو خدا دنیا میں (ان کی بداعمالی کے سبب) ہلاک کرے گا اور آخرت میں سخت ترین عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔" امامؑ نے فرمایا کہ ہلاک کرنے سے مراد اُن کے مٹا دینے کا عذاب اور دوسری بلائیں ہیں اور فرمایا کہ یہ باتیں بدکار شکار کرنے والے نصیحت کرنے والوں کے جواب میں کہا کرتے تھے۔ اور مشہور یہ ہے کہ وہ تین گروہ تھے ایک گروہ شکار کرتا تھا ایک گروہ ان کو منع کرتا تھا اور ایک گروہ خاموش رہتا تھا۔ نہ خود شکار کرتا نہ منع کرتا اور یہ بات آخری گروہ کہا کرتا تھا، "وعظ و پند کرنے والوں نے کہا کہ ہم اس لئے ان کو نصیحت کرتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے نزدیک اپنے کو معذور ثابت کر سکیں اور شاید ہماری نصیحتوں سے یہ باز آجائیں اور خدا کی نافرمانی ترک کر دیں۔ تو جب اُن لوگوں نے فراموش کر دیا جو اُن کو یاد دلایا گیا اور وہ لوگ نصیحت پذیر نہ ہوئے تو ہم نے ان لوگوں کو جو نصیحت کرنے والے تھے نجات دی اور اُن کو سخت عذاب میں گرفت کر لی جو اپنے اوپر ظلم ڈھاتے رہے ان کا نافرمانی و بداعمالی کے سبب سے، تو انہوں نے حد سے تجاوز کیا اور اس سے باز نہ آئے جس سے اُن کو روکا جا رہا تھا تو ہم نے اُن سے کہا رحمت خدا سے دور ہو اور بندر بن جاؤ"۔ پھر حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا جب ان دس ہزار آدمیوں نے دیکھا جو خدا کے مطیع اور اُن کو نصیحت کرنے والے تھے کہ اُن ستر ہزار اشخاص نے ان کی نصیحت قبول نہ کی

ترجمہ، اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ ہلاک کرنے والا یا سخت عذاب دینے والا ہے تو انہوں نے کہا اس لیے کہ تمہارے پروردگار کے سامنے معذرت کر سکیں اور عجب نہیں کہ وہ پرہیزگاری اختیار کریں ﴿۱٦٤﴾ جب انہوں نے ان باتوں کو فراموش کر دیا جن کی ان کو نصیحت کی گئی تھی تو جو لوگ برائی سے منع کرتے تھے ان کو ہم نے نجات دی اور جو ظلم کرتے تھے ان کو برے عذاب میں پکڑ لیا کہ نافرمانی کئے جاتے تھے ﴿۱٦۵﴾ غرض جن اعمال (بد) سے ان کو منع کیا گیا تھا جب وہ ان (پر اصرار اور ہمارے حکم سے) گردن کشی کرنے لگے تو ہم نے ان کو حکم دیا کہ ذلیل بندر ہو جاؤ ﴿۱٦٦﴾ سورۃ الأعراف

اور خدا کی جانب سے نزول عذاب کی پروا نہیں کرتے تو ان سے کنارہ کش ہوگئے اور اُن کے درمیان سے نکل کر دوسرے شہر میں چلے گئے جو اُن کے شہر سے قریب تھااور وہیں مقیم ہوئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ اگر عذاب اُن نافرمانوں پر نازل ہو توان کو بھی گھیر لے۔ تو اُسی وقت اُن پر عذاب الٰہی نازل ہوااور سب بندر بن گئے اور اُن کے شہر کا دروازہ بند تھااور کوئی باہر نہیں نکل سکتا تھااور نہ باہر سے کوئی شہر میں داخل ہو سکتا تھا۔ جب دوسرے شہروں کے لوگوں نے یہ حال سُنا، تو آئے اور شہر کی دیواروں پر چڑھے تو دیکھا کہ ان کے مرد و عورت سب بندر ہو گئے ہیں اور گھوم رہے تھے۔ پھر اُس کے بعد شہر میں داخل ہوئے اور وہ لوگ بھی جو نصیحت کیا کرتے تھے شہر میں آئے اور اپنے دوستوں عزیزوں اور رشتہ داروں کے پاس پہنچے اور پوچھتے تھے کہ تم فلاں ہو تم فلاں ہو تم فلاں ہو۔ یہ سُن کر اُن کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے اور وہ سر ہلا کر اشارہ کرتے کہ ہاں ہم وہی ہیں۔ غرض وہ سب تین روز تک زندہ رہے پھر خدا نے ان پر ہَوا اور بارش بھیجی۔ جس نے اُن کو دریا میں ڈال دیا اور ہلاک کر دیا اور مسخ ہونے والوں میں ایک بھی تین روز کے بعد زندہ اور باقی نہ رہا اور ان (بندروں کو جن) کو تم دیکھتے ہو اُنہی کے نسل سے ان کی صورت پر پیدا ہوئے ہیں۔ غرض صرف مچھلی کے شکار کی وجہ سے اس جماعت کا یہ حال ہوا پھر ان لوگوں کا حشر پیش خدا کیا ہوگا جنھوں نے فرزندان پیغمبر کو قتل کیا اور اُن کی ہتک حرمت کی۔ خدا نے اگرچہ دُنیا میں ان کو مسخ نہیں کیا لیکن وہ عذاب جو ان کے لئے آخرت میں مہیا کر رکھا ہے (اس مسخ کے عذاب سے) ہزاروں گنا سخت اور زیادہ ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جس گروہ نے روز شنبہ کے بارے میں سرکشی کی اگر محمدؐ و آل محمدؐ کے انوار سے توسل کرتے تو اس معصیت میں مبتلا نہ ہوتے اور اگر وہ لوگ جو ان کو نصیحت کیا کرتے تھے۔ خدا سے بہ تصدق محمدؐ و آل محمدؐ دُعا کرتے کہ وہ ان گناہوں سے باز رکھے بیشک ان کی دُعا مستجاب ہوتی لیکن اِن لوگوں نے دُعا نہیں کی اور وہ امر ظاہر ہوا جسے خدا نے لوح محفوظ میں لکھ دیا تھا۔

روایت میں منقول ہے کہ ایک روز کچھ اہل کوفہ حضرت علیؑ کی خدمت میں آئے اور عرض کی یا امیر المومنینؑ ہمارے بازاروں میں مارماہی اور جُریث مچھلیاں فروخت ہوتی ہیں حضرت نے تبسّم کرتے ہوئے فرمایا اُٹھو میرے ساتھ آؤ تو تم کو ایک عجیب امر کا مشاہدہ کراؤں۔ تاکہ اپنے پیغمبرؐ کے وصیؑ کے بارے میں سخن نیک تمہاری زبانون پر جاری ہو۔ حضرت ان لوگوں کو فرات کے کنارے لائے اور اپنے آب وہن کو فرات میں ڈالا اور کچھ فرمایا تو ایک بڑی جُریث مچھلی نے سر پانی سے نکالا اور اپنا مُنہ کھولا حضرت نے اُس سے پوچھا تو کون ہے تجھ پر اور تیری قوم پر افسوس ہے۔ اُس سے کہا ہم اُس شہر کے رہنے والوں میں سے ہیں جو دریا کے کنارے واقع تھا جس کا ذکر خدا نے قرآن میں فرمایا ہے۔ خدا نے آپ کی ولایت کی ہم کو تاکید فرمائی اور ہم نے قبول نہ کی تو خدا نے ہم کو مسخ کر دیا۔ ہم میں سے کچھ تو دریا میں ڈال دیئے گئے اور کچھ صحرا میں پھینک دیئے گئے۔ دریا میں تو ہماری قسم کی مچھلیاں ہیں یعنی مارماہی اور جُریث۔ اور جنگل میں جو بھیجے گئے سوسمار اور چوہے بنا دیئے گئے اسوقت حضرت نے اپنے اصحاب کی جانب رُخ کیا اور فرمایا تم نے سُنا؟ عرض کی ہاں یا حضرت۔ سُنا، حضرت نے فرمایا اُس خدا کی قسم جس نے محمدؐ کو پیغمبر بنا کر بھیجا کہ یہ مچھلیاں (جُریث) مثل عورتوں کے حائِض ہوتی ہیں۔ ایک روایت میں آیا کہ دریا کے کنارے پر رہنے والوں نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ دُعا کرو کہ خدا ہم کو جُریث بنا دے اور وہ ایک چھلکے دار مچھلی ہوتی ہے جب رات ہوئی تو وہ شہر دریا میں غرق ہو گیا اور اُس کے تمام رہنے والے بڑی بڑی جُریث مچھلیاں بن گئے کہ جس کے مُنہ میں ایک سوار مع گھوڑے کے داخل ہو سکتا تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک جماعت قوم ثمود سے تھی اور خداوند عالم ان کے امتحان کے لئے سنیچر کے روز بہت مچھلیاں ان کی طرف بھیجتا جو ان کے گھروں کے دروازوں تک پہنچ جاتی تھیں اور ان کے تمام حوضوں اور نہروں میں داخل ہو جاتی تھیں۔ دوسرے دنوں میں نہیں آتی تھیں تو اس جماعت کے بیوقوفوں اور بے عقلوں نے ان مچھلیوں کا شکار کرنا شروع کر دیا اور ایک

مدّت تک کرتے رہے۔ علما اور عابد لوگ ان کو منع کرتے تھے یہاں تک کہ شیطان اُن کے ایک گروہ کے پاس آیا اور کہا کہ خدا نے تم کو مچھلیاں کھانے سے روکا نہیں ہے اور نہ روز شنبہ شکار کرنے سے منع کیا ہے۔ لہٰذا روز شنبہ شکار کیا کرو اور دوسرے دنوں میں ان کو کھایا کرو۔ تو ان میں تین گروہ ہو گئے ایک نے کہا کہ ہم شنبہ کو شکار کریں گے کیونکہ حلال ہے۔ ایک گروہ نے حق کی متابعت کی اور کہا کہ ہم تم کو شکار سے منع کرتے ہیں خدا کے حکم کے خلاف مت کرو۔ اور ایک گروہ نہ شکار کرتا تھا اور نہ ان کو منع کرتا تھا اور اُس گروہ سے کہتا کہ ایسی جماعت کو پند و موعظہ کیوں کرتے ہو جن کو خدا ہلاک کرے گا یا سخت عذاب میں مبتلا فرمائیگا۔ تو (ایک مرتبہ) وہ لوگ جو نصیحت کیا کرتے تھے کہنے لگے آج شب خدا کی قسم ہم اس شہر سے چلے جائیں گے جس میں خدا کی نافرمانی کی جاتی ہے ایسا نہ ہو کہ ان پر بلائیں نازل ہوں اور ہم بھی ان کے لپیٹ میں آجائیں۔ چنانچہ وہ لوگ اُس شہر سے قریب ایک صحرا میں چلے گئے اور زیر آسمان سو رہے صبح کو شہر کی طرف چلے تا کہ ان گنہگاروں کا حال معلوم کریں۔ جب وہاں پہنچے دیکھا شہر کا دروازہ بند ہے ہر چند کھٹکھٹایا کوئی جواب نہ ملا اور کسی آدمی کی آواز نہ آئی بلکہ چند جانوروں کی سی آوازیں اُن کے کانوں میں پہنچتی رہیں تو ایک سیڑھی لا کر شہر کی دیوار پر لگائی اور ایک آدمی کو چڑھایا جب اُس نے شہر کے اندر جھانک کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سب کے سب بندر ہو گئے ہیں ان کی دُمیں پیدا ہو گئی ہیں اور وہ بندروں کی طرح چیخ رہے ہیں تو لوگوں نے دروازہ کو توڑا اور شہر میں داخل ہوئے تو بندروں نے اپنے عزیزوں کو پہچانا اور اُن کے پاس آئے لیکن وہ انسان اپنے عزیزوں کو جو بندر ہو گئے تھے نہ پہچان سکے، پھر ان لوگوں نے کہا کہ کیا ہم نے تم کو خدا کی نافرمانی کرنے سے منع نہیں کیا تھا۔

ایک روایت کے مطابق جو لوگ شکار کیا کرتے تھے وہ تو بندر بنا دیئے گئے اور جو لوگ شکار نہیں کرتے تھے اور شکار کرنے والوں کو منع بھی نہیں کرتے تھے وہ چیونٹیوں کی شکل میں مسخ کر دیئے گئے۔ اس لئے کہ خدا کے حکم کو حقیر سمجھ رہے تھے۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دں میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally